سوال

(84)صاع کی تحقیق۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین کہ حدیث شریف میں جو صاع کا لفظ آیا ہے، جس سے بہت سے احکام متعلق ہیں، اس کا وزن ہندوستانی قول میں کیا ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ صاع کا جو لفظ حدیث میں آیا ہے، وہ صاع آنحضرت ﷺ کا ہے، اسے صاع حجازی کہتے ہیں، اسی صاع حجازی سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے، صاع عراقی سے نہیں، کیونکہ صاع عراقی آنحضرت ﷺ کا صاع نہیں ہے، چنانچہ اس کی تصریح کتب حدیث میں موجود ہے، اور جراء احکام اسی صاع سے ہونا چاہیے، جو صاع آنحضرت ﷺ کا ہے، اور اس کا وزن سیروں کے حساب سے یہ ہے، جو مسک الختام شرح بلوغ المرام میں ہے۔

پس صدقہ فطر بسیر پختہ لکھنؤکہ نودو شش روپیہ است دروپیہ یازدوماشہ نصف صاع ازگندم ایک آثار و شش چھٹانک وسہ، ماشہ باشد واز جو دوچند آن یعنی دو آثار و نیم پاؤ شش ماشہ کہ وزن صاع است ونصف صاع بسیر انگریزی کہ ہشتاد روپیہ چہرہ دار است وہر روپیہ یازدہ ماشہ وچہار رتی است یک سیر د نیم پاؤ ونیم چھٹانک دیکتولہ وسہ ماشہ باشد انتہیٰ

اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے، کہ اصل صدقہ فطر میں کیل یعنی پیمانہ تانبے کا ہے اور وزن کے قدر کی جو حاجت پڑتی ہے تو صرف استفہار او ستعانۃً لطب حفظ الاحکام کما لا یخفی علی الماہر اور لا محالہ قدر وزن میں قدر قلیل اختلاف معلوم ہوتا ہے، اور حقیقت میں مشکل ہی ہے، ضبط صاع کا ساتھ ارطال وغیرہ کے کیونکہ صاع جو حضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میںتھا، اس سے صدقہ فطر ادا کیا جاتا ہے، تو وہ پیمانہ معروف ومشہور تھا۔ اب اندازہ وقدر اس کا وزناً ہوتا ہے، ساتھ مختلف ہونے اجناس صدقہ کے مثل حمص وذرہ وغیرہ کے تو ضروری ہے کہ ایسے پیمانہ سے صدقہ دینا چاہیے۔ کہ موافق صاع وپیمانہ رسول اللہ ﷺ کے ہو اور جو شخص اس کو نہ پائے، تو لازم ہے کہ اس طرح سے ادا کرے کہ تیقن کامل ہو کہ یہ اس سے کم وناقص نہیںہوگا، مسلک الختام میں لکھا ہے کہ احتیاطاً درصدقہ فطر دو سیر انگریزی گندم باید داو دصاع از جو دوچند آن یعنی دو سیر ویک نیم چھٹانک واحتیاطاً از جو چہار سیر باید وانتہیٰ۔ پس مقدر کرنا صاع کو ساتھ پانچ رطل وثلث رطل کے بہت قریب الی الصواب ہے، اورکہ صاحب روضہ نے:

((وقد یشکل ضبط الصاع بالارطال فان الصاع المخرج بہ فی زمن رسول اللہ ﷺ مکیان معروف ویختلف قدرہ وزناً باختلاف جنس، مایخرج کالذرة والحمص وغیرہما والصواب ما قالہ الدارمی ان الاعتماد علی الکیل بصاع مغائر بالصاع الذی کان یخرج بہ فی عصر النبی ﷺ ومن لم یجدہ لزمہ اخراج قدر یتقن انہ ادلة البخاری))

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ صاع چارلپ یعنی چار بک متوسط آدمی کا ہے، اور یہ تجربہ بھی کیا گیا ہے، پس صحیح اور موافق ہے، صاع رسول اللہ ﷺ کے کذا فی القاموس وحکاہٗ النووی ایضاً فی الروضة۔

اور اہل پنجاب اس امر میں بہت اچھے اور خوب ہیں، کیونکہ ان کے یہاں پیمانہ مثل مد کے پڑوپی ہے، اور مثل صاع کے ٹوپہ ہے، اور وہ اسی پر اجراء احکام وغیرہ کرتے ہیں، فقط واللہ

اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ (فتاویٰ نذیریہ ص ١٦ ھ ج ١)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7 ص 194-196

محدث فتویٰ